یااللہ عزوجل　　الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　یارسول اللہ ﷺ

فیض عالم

اہلسنت کا علمی، ادبی ترجمان

بہاولپور، پنجاب۔ پاکستان

زیرِ سرپرستی

مفسر اعظم پاکستان فیض ملت علامہ الحاج

محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ الرحمۃ

مدیر اعلیٰ

صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی

مدیر

صاحبزادہ محمد عطاالرسول اویسی



مقام اشاعت دارالعلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لیے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہورہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت بامقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

ہم نے بھی گزارے ہیں دن رات مدینے میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

امابعد! رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ میں کوشش بسیار کے باوجود مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی کی مدینہ منورہ حاضری نہ ہوسکی۔ راولپنڈی کے محترم حضرت پیر سرکار جی صاحب ۱۸ رمضان المبارک کو مدینہ منورہ پہنچے تو فقیر سے گاہے گاہے سکائپ اور فون پر بات ہوتی تو فقیر عرض کرتا بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے فقیر کے لئے اس سال حج کی منظوری لیکر آئیں۔ مدینہ منورہ کے احباب سے بات ہوتی تو فقیر عرض کرتا کہ حج کی درخواست پیش کریں۔ بس کرم ہوگیا حج کی منظوری کے لئے حضرت پیر سرکار جی سبب بنے ۲۷ ستمبر 2013ء جمعۃ المبارک شام سات بج کر بیس منٹ پر مدینۃ الاولیاء ملتان سے جدہ کے لئے پی، آئی، اے کی حج کی فلائٹ ہے ادارہ تھا کہ نماز جمعہ اور تقریر جامع سیرانی مسجد بہاولپور میں کروں مگر احباب نے مشورہ دیا کہ حج فلائٹ کے لئے تاخیر سے جانا مناسب نہیں تو جمعہ جامع مسجد انوار مدینہ (بہاولپور) میں علامہ امیر احمد نقشبندی اویسی کی امامت میں ادا کر کے دو بجے بہاولپور سے ملتان شریف کے لئے روانہ ہوئے۔ حاجی محمد ارشد ابن صوفی محمد اسلم مرحوم مہتمم جامعہ فیض مدینہ یزمان فقیر کے حج کے ساتھی ہیں۔

واہ واہ دعوت اسلامی

ملتان حاجی کیمپ اور ائیر پورٹ پر احیاء سنت کی عالم گیر تحریک دعوت اسلامی کے کارکنان کی خدمت بہت ہی مثالی تھی حجاج کرام ان کی حج خدمات پر انہیں دعائیں دیتے تھے فقیر کافی دیر اپنا تعارف کرائے بغیر ان کے مدنی خیمہ میں بیٹھا رہا۔ رات سات بج کر بیس منٹ پر پی آئی اے کا بڑا جہاز تقریباً پانچ سو حاجیوں کو لیکر جدہ کی جانب روانہ ہوا جہاز کے کپتان نے اعلان کیا کہ ہمارا سفر چار گھنٹے کا ہوگا دوران سفر حجاج کرام تلبیہ پڑھتے رہے کئی درود وسلام سے اپنی زبانیں تر کئے ہوئے تھے کچھ بے چارے دنیوی حال واحوال میں مصروف رہے۔

جدہ پہنچے

نماز عشاء ہم نے جدہ ائیر پورٹ پر ادا کی امیگریشن اور حصول سامان پر خاصہ وقت لگ گیا پھر معلمین کے قیدی ہوئے۔ جدہ سے مکہ مکرمہ پہنچتے ہمیں ساری رات لگ گئی دوسرے دن آٹھ بجے ہمیں عزیزیہ بلڈنگ نمبر 616 میں پہنچایا گیا۔ ناشتہ

کر کے ہم سو گئے۔قبل ازظہر اٹھ کر غسل کیا حرم شریف روانہ ہو گئے عمرہ شریف کے ارکان ادا کئے عشاء تک حرم محترم میں اپنے معمولات ادا کئے۔

ہم مدینہ شریف جانا چاہتے ہیں

ہم ۲۲ ذیقعدہ ہفتہ کو مکہ مکرمہ پہنچے چونکہ حج میں ابھی کافی دن ہیں ہم مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں مگر معلم کی طرف سے ہمارے قافلے کا پروگرام حج کے بعد ہے۔حاجی محمد ارشد صاحب نے ہمت کی معلم کے آفس سے کمپیوٹر کارڈ بنوالئے اور ہم عازم مدینہ طیبہ ہوئے سفر کی تفصیل یہ ہے کہ ۲۴ ذیقعد پیر شریف کو نماز عشاء کے بعد قاری محمد صدیق صاحب ہمیں اپنی گاڑی پر جدہ لائے محترم عبدالرزاق شرق پوری نے ہماری پرتکلف دعوت کی کھانے کے بعد رات ایک بجے ہم مدینہ طیبہ کے لئے روانہ ہوئے۔صبح چار بجے سید البلاد مدینۃ الرسول کی حدود میں داخل ہوئے تو بے قرار دل کو قرار آ گیا اس لئے مدینہ شریف

عاشقوں کا تو قرار ہے مدینہ تجھے سلام آقا (ﷺ) کا تو دیار ہے مدینہ تجھے سلام

مسجد نبوی کے میناروں سے اذانِ فجر کی صدا دلنواز کانوں میں آئی تو ذوق وشوق سے ہم مچل گئے آنسوؤں نے ہمارے رخسار کے بوسے لئے ہم تصور میں محبوب کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم محترم کے میناروں کو چومتے رہے۔ گاڑی والے نے اشارہ ابوذر پر ہمیں اتار نزدیک قصر الحسن میں عزیزم عبدالمالک (فاضل جامعہ اویسیہ بہاولپور) کے ہاں ہم نے اپنا سامان رکھا اور تازہ وضو کر کے مسجد نبوی شریف چلے گئے نماز فجر کے بعد باب بلال کے باہر باب جبرئیل کے سامنے برستی آنکھوں سے سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم پیش کیا دل سے دلبر کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کیا زبان پہ شکریہ کے الفاظ تو ادا نہ ہو سکے بہر حال عرض گذار ہوئے

اللہ نے پہنچایا سرکار (ﷺ) کے قدموں میں الحمد میں پھر آیا سرکار (ﷺ) کے قدموں میں

۲۵ ذیقعدہ 2 اکتوبر شب بدھ کو نماز عشاء کے بعد رات کے پچھلے پہر باب السلام کی طرف مواجہہ شریف سلام عاجزانہ پیش کرنے کے لئے حاضری ہوئی اللہ اکبر کہاں میں اور کہاں میری حقیقت وحیثیت کہ عرش بریں سے بڑھ کر اس مقدس مبارک مقام پر حاضری؟ اس کی کیفیت بیان کرنا مجھ سے عاجز وگناہگار اور نکمے کے بس میں کہاں

نفس گم کردہ مے آید جنید و بایزید ایں جا

جہاں جنید و بایزید بھی سانس روک لیتے ہیں

جہاں سید الملائکہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سمیت انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام سرنیاز جھکا کے حاضر ہونے کو اپنا اعزاز

گردانتے ہیں جہاں احکم الحاکمین اللہ رب العزت وحدہ لاشریک کا حکم ہے جس کو نازش صاحب نے یوں بیان کیا ہے

جالیوں کے سامنے آہستہ بول　　　　ہو نہ سب کچھ رائیگاں آہستہ چل

☆۲۶ ذیقعدہ جمعرات کو نماز عصر کے بعد صادق آباد کے حضرت پیر محمد یوسف صاحب (نور والے) مسجد نبوی شریف کے اندر چھتریوں کے نیچے روضہ اقدس پر نگاہیں جمائے بیٹھے ملے فقیر سے تعارف چاہا تو میرا تو ایک ہی تعارف ہے کہ حضور فیض ملت کا بیٹا ہوں ان کا نام سنتے ہی ان کی آنکھیں بھر آئیں آنسو موتی بن کران کے رخسار کو بوسہ دینے لگے آہ بھری اور کہا حضرت اویسی صاحب میرے اچھے دوست تھے (آپ تو میرے بھتیجے ہیں) وہ مدینہ منورہ آتے تھے اپنے آقا کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ان کے رگ و پے میں سمایا ہوا تھا جب بھی وہ بولتے تو محبت کی بولی بولتے ہر وقت ان کی آنکھوں میں محبوب کا گنبد شریف رہتا تھا پیر صاحب کیا رو رہے تھے مجھ سمیت ارد گرد بیٹھے تمام احباب کی آنکھیں نم تھی چند لمحوں میں محبتوں سے لبریز اشعار سنا کر ماضی کی یادوں کو ایسا جگایا کہ اب تک وہ گنبد خضریٰ کے سامنے منعقدہ محفل یاد ہے۔

حضرت قطب مدینہ کے آستانہ پر حاضری

آج ہی محترم محمد عرفان المدنی ابن محمد انور المدنی نے فون کیا کہ آپ سے ملنا بھی ہے اور اگر وقت ہو تو آج حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ کے آستانہ پر محفل ہے آپ ساتھ چلیں فقیر نے کہا اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہوسکتی ہے وہ رات دس بجے مسجد نبوی کے عقب میں (محکمہ) کی طرف آئے اور ہمیں لیکر حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ کے گھر پر حاضر ہوئے پاک وہند کے علماء ومشائخ کرام سے سارا ہال فل تھا کرسیوں پر بیٹھے احباب میں سے اکثر نے فقیر کو پہچان لیا اور صوفہ سیٹ پر بیٹھنے کو کہا جبکہ فقیر علماء کرام قدموں میں بیٹھنے کا اہل بھی نہ ہے مگر یہ میرے قبلہ والد گرامی علیہ الرحمۃ کی نسبت کا صدقہ ہے کہ جہاں جاتا ہوں انہیں کے نام سے پہچانا جاتا ہوں۔

۲ ذوالحجہ شب پیر شریف نماز عشاء قدیم حرم شریف محراب عثمانی کے قرب میں ادا کر کے مواجہہ شریف حاضری ہوئی سلام والتجاؤں کے بعد صبح ۳ بجے باب بلال پر حضرت سید شوکت حسین شاہ رضوی اویسی اور مولانا نسیم صدیقی کراچی سے ملاقات ہوئی دونوں حضرات نے کہا کہ ہمیں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے ساتھ یہاں مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کی سعادت ملی۔

آج شام کو بعد نماز عصر بہاولپور کے پیارے دوست علامہ قاری خلیل احمد مہروی باب مکہ کے باہر ملے اور اپنے حج کے

سفر کے متعلق کہا کہ حضور فیض ملت نے خواب میں مجھے سفر حج کی بشارت فرمائی وہ یوں کہ میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ کعبہ معظّمہ میں حاضر ہوں حجر اسود شریف کے بوسے کے لئے آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حجر اسود کے چاندی والے کڑے کے اوپر ایک اسٹیکر نما کاغذ چسپاں ہے جس پر القابات کے ساتھ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کا نام لکھا ہوا ہے صبح جب بیدار ہوا تو میری خوشی کی انتہا نہ تھی بس خواب کے چند دن ہی بعد میرے حج داخلے کے اسباب بن گئے اور آج ہم گنبد خضریٰ کے نظارے کر رہے ہیں روضہ اقدس کے سامنے جب وہ خواب بیان کر رہے تھے تو فقیر اپنے قبلہ والد گرامی علیہ الرحمۃ کی قسمت پر رشک کر رہا تھا کہ جب بھی میں مدینہ شریف حاضر ہوا تو اہل محبت کی محفل ان کا ذکر خیر پایا۔

۵ ذوالحجہ بدھ بعد نماز عشاء آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے چشم و چراغ حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد صاحب سے ملاقات ہوئی گذشتہ ماہ ان کے جد امجد ترجمان مسلک مجدد الف ثانی حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا ان کے ایصال ثواب کے لئے روضہ اقدس کے عقب میں فاتحہ خوانی کی اور رفع درجات کے لئے دعا کی۔

آج نور المختارہ بلڈنگ میں جانا ہوا وہاں مختلف مسالک کے لوگ موجود تھے بات مسلکی اختلاف کی چل نکلی تو محترم غلام شبیر المدنی نے نہایت ہی مدلل انداز سے مسلک حق اہل سنت کے عقائد و معمولات کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ سچا مسلک وہی ہے جس میں صوفیاء کرام ہیں محفل میں موجود لوگوں نے ان کی بات کو تسلیم کیا انہوں نے بتایا کہ مدینہ منورہ میں ہر ملک ہر قوم کے لوگ آتے ہیں ان سے میری گفتگو ہوتی ہے وہ برملا یہی کہتے ہیں کہ ہمیں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے اسلام کے دامن کرم سے وابستہ کرنے میں صوفیاء کرام کا کردار ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کے علَم کو بلند کرنے کا سہرا صوفیائے کرام کے سر ہے آپ برصغیر میں دیکھیں کہ تنہا حضرت سلطان الہند نائب رسول فی الہند حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ نے نوے لاکھوں انسانوں کو مصطفیٰ کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں شامل کر کے کلمہ پڑھایا آج برصغیر کے ممالک میں کروڑں بسنے والے مسلمان خواجہ غریب نواز کے زیر احسان ہیں کہ ان کے آباؤ واجداد کو انہوں نے مسلمان کیا۔ آج بھی دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کے پیغامِ محبت کو عام کرنے کا فریضہ صوفیائے کرام انجام دے رہے ہیں۔ شبیر بھائی نے بتایا کہ ترکی میں ایک شیخ طریقت ہیں ان کے دس لاکھ کے قریب مریدین ہیں جب وہ مدینہ منورہ حاضر ہوتے ہیں تو غلام کا آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا انداز دیدنی ہوتا ہے یہاں کے نجدی دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح یمن میں ایک شیخ طریقت ہیں ان کا روحانی نیٹ ورک بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح پاکستان میں امیر دعوت اسلامی شیخ طریقت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری کا بھی دنیا کے معروف

روحانی پیشواؤں میں شمار ہوتا ہے وہ مختلف ممالک میں احیاءِ سنت کا پیغام عام کررہے ہیں۔ بات چلتے چلتے قادنیوں کے مذموم عزائم کے حوالے سے ہوئی تو شبیر بھائی نے کہا کہ پاکستان میں تو علماء حق کی کوششوں سے قادیانیوں کے تمام گروپس کو اقلیت قرار دیا جاچکا ہے مگر چونکہ یہ انگریز کا خود کاشت پودا ہے یورپ میں ان کے بڑے بڑے مراکز ہیں یہ مسلمانوں کو مالی امداد دے کر اور مسلم نوجوانوں کو لڑکیوں کے رشتوں کا جھانسہ دیکر پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں اب عرب ممالک میں یہ اپنا جال پھیلانے کی کوشش کررہے ہیں میڈیا کے ذریعے اپنے مذہب کا پرچار کررہے ہیں پاکستان کے مقتدر علماء کرام اور ذمہ داران کو چاہیے کہ قادنیت کے گندے جراثیم کے حوالے میں عربی میں مواد فراہم کریں۔ فقیر نے کہا کہ میرے قبلہ والد گرامی فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ نے قادنیت کے غلیظ عقائد کے رد میں چالیس کتب و رسائل تصنیف فرمائے ہیں ان میں سے اکثر شائع ہو چکے ہیں مثلاً مرزا کے عقائد و اخلاق، آئینہ مرزا نما، قادیانی کافر کیوں؟، **القول الفصیح فی قبر المسیح**، خواجہ غلام فرید چاچڑانی اور مرزا غلام احمد قادیانی، پنجابی دجال، گستاخوں کا برا انجام، وغیرہم۔ فقیر نے کہا انشاء اللہ کوشش کرکے اس اہم علمی مواد کو عربی میں شائع کیا جائے گا تاکہ عرب کے اہل اسلام ان کے دام فریب سے محفوظ ہوسکیں۔

۵ ذوالحجہ جمعرات سہ پہر ساڑھے چار بجے مدینہ منورہ سے نقل جماعی سے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے رات ایک بجے عمرہ شریف کی ادائیگی کے بعد اپنے فندق عزیزیہ چلے گئے۔ سعودی گورنمنٹ نے ۵ تا ۱۵ ذوالحجہ حج ٹرانسپورٹ بند کردی ہے جس سے عزیزیہ میں رہائش پذیر حجاج کرام کو سخت پریشانی کا سامنا رہا۔

۸ ذوالحجہ کو صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد منیٰ شریف چلے گئے۔ اللہ خوش رکھے ہمارے معلمین کے کارندوں کو انہوں نے ہمیں وی آئی پی خیمہ دیا جس میں ہم چار افراد ہیں دراصل حاجی محمد ارشد صاحب نے ان سے راہ و رسم نکالی ان میں ایک نوجوان محمد وقاص نامی ملتان کا ہے جس نے بی اے بہاولپور سے کیا دوسرا ایلیسی سے تعلق رکھتا ہے انہوں اپنے علاقہ کے تعلق کی بناء پر منیٰ کے شب و روز قیام میں ایسا سکون دیا جو ہمیں یاد رہے گا ہم اپنے خیمہ میں باجماعت نماز ادا کرتے رہے ذکر و اذکار درود و سلام جاری رہا بلکہ ہمارے ارد گرد جو اہل محبت احباب تھے وہ بھی آجاتے ہمارے خیمہ کا ماحول دیکھ کر پوچھتے تھے کہ آپ نے کوئی اسپیشل حج فارم پر کیا تھا ہم انہیں کہتے کہ

یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ ہم میں تو ایسی بات نہیں

☆ ۹ ذوالحجہ کو ریل کے ذریعے عرفات شریف جانا ہوا غروب آفتاب تک لاکھوں بندگان خدا ایک ہی لباس کھلے آسمان تلے بارگاہ الٰہی میں آہ و زاری کے ساتھ اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتے رہے

یاد جب آئے گا مجھ کو تڑپائے گا دن یہ عرفات کا

حج کے مسائل کے لئے محترم غلام شبیر المدنی نے مدینہ منورہ سے فون پر بے حد مدد کی حج کے حوالے سے کوئی بھی مسئلہ درپیش ہوتا فون پر مکمل رہنمائی کرتے۔ جزاک اللہ خیر الجزاء

اس بار حج کے سفر میں جو بات شدت سے محسوس ہوئی وہ یہ کہ اس بابرکت سفر میں ہم سفر کا ہم خیال ہم مزاج ہونا بے حد ضروری ہے ورنہ سفر کا ذوق خراب ہی رہتا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ ایک قافلہ والے ایک دوسرے سے خواہ مخواہ لڑ جھگڑ رہے ہوتے ہیں۔

۱۰ ذوالحجہ کو ہم منیٰ آئے اپنے خیمہ میں کچھ وقت رہ کر رمی کے لئے بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں۔

۱۱ ذوالحجہ کو رمی جمرات کے بعد اپنی قربانی کا معلوم کیا۔

یاد رہے کہ قربانی خود کریں کوپن والا کھاتہ معتبر نہیں۔

نیو منیٰ مزدلفہ میں ہے

نجدی مفتیوں نے فتویٰ دیا کہ حجاج کے لئے جگہ کم پڑنے پر اس عظیم سنت کا ترک جائز ہے کتنا بڑا ظلم ہے کہ ضرورت کے وقت شرعی معاملات میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کی بات آئے تو کہتے ہیں جس کا نام محمد و علی ہے وہ کچھ نہیں کر سکتے (معاذ اللہ) جبکہ نجدی مفتی منیٰ میں اضافہ کرنے اختیار رکھتے کیسی الٹی کھوپڑی ہے۔

۱۲ ذوالحجہ جمعرات

آج رمی الجمرات کا آخری دن ہم نے فجر کی نماز باجماعت اپنے خیمہ ادا کی بعد نماز ڈاکٹر محمد نسیم سعیدی (خیر پور سادات علی پور) نے پاکستان میں اہل سنت کی زبوں حالی کا تذکرہ چھیڑ دیا کہ اس وقت اہل سنت کا کام نہ ہونے برابر ہے۔ مذاہب باطلہ زور پکڑتے جارہے ہیں۔ فقیر کو اپنے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی بات یاد آئی فرمایا کرتے تھے سنیوں کو آفاقی سوچ رکھنی چاہیے ہمارے ہاں تو حال یہ ہے کہ ہر کسی نے اپنی اپنی مسیت (مسجد) بنا رکھی ہے مولوی صاحبان اور سجادگان ''ہم چوں ما دیگرے نیست'' کی بیماری میں مبتلا ہیں فرمایا کہ اتحاد اہل سنت کے لیے حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جیسا جذبہ چاہیے۔

مدارسِ اہل سنت کی بات چل پڑی کہ ہمارے اہل سنت کے مخیّر حضرات کا پیسہ محافل نعت، قل خوانیوں و چہلم اور اعراس

پر خرچ ہو رہا ہے مدارس ویران ہو رہے ہیں جبکہ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ قوموں کی بقاء تعلیم سے ہے تعلیم کے لئے مدارس ضروری ہیں مدارس کے لیے مالی استحکام ضروری ہے۔ فقیر نے کہا کہ میرے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ نے اپنی زندگی تدریس وتحریر کے لئے وقف فرمائی مدارس اہل سنت کے قیام کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ فقیر نے ایک مقالہ بنام ''حضو فیض ملت اور مدارس اہل سنت'' تحریر کیا تھا جو فیض عالم شائع ہوا اس میں پاکستان کے مختلف علاقہ جات میں مدارس کے قیام میں حضور فیض ملت کی خدمات کی تفصیل تھی۔

بات ہو رہی تھی کہ درگاہوں کے سجادگان بھی مسلک کے فروغ میں کردار ادا کریں تو دنیا میں انقلاب آسکتا ہے مگر ہمارے ہاں تو سچ بات سننا بعض پیر صاحبان اپنی توہین گردانتے ہیں بعض پیروں کی بے عملی نے ہمارا بیڑا غرق کر رکھا ہے انہیں نماز وروزے کی بات کی جائے تو کہتے ہیں طریقت اور چیز ہے شریعت اور چیز ہے۔ میرے والد گرامی حضور فیض ملت نے ایک رسالہ لکھا ''بے عمل پیر اور جاہل مرید'' اس میں آپ نے ایسے بے عمل پیروں کو ان کا انجام بد بتایا تھا کہ بے عمل پیروں کی دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بربادی کے سواء کچھ نہیں ملتا۔ منٰی کی صبح میں ہم اپنے درد دل کا اظہار کرتے رہے بارگاہ الٰہی میں برستی آنکھوں کے ساتھ دعا کے ہاتھ اُٹھائے کہ یا الٰہی اپنے محبوب کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے زلف عنبریں کا صدقہ اہل سنت کا بول وبالا فرما اور علماء اہل سنت ومشائخ اہل سنت کو نیک اور ایک فرما اس امید کے ساتھ دعا کو ختم کیا کہ زندگی میں انقلاب اہل سنت دیکھ کر ہی دنیا سے جانا ہوگا۔

پھر اس کے بعد شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے لئے چل پڑے چونکہ آج آخری دن ہے رش بہت زیادہ ہے تمام حجاج کی یہی کوشش ہے کہ رمی سے جلد فراغت ہوں اور اپنے اپنے گھروں کو جائیں محترم عبدالرزاق نقشبندی اور حاجی محمد ارشد میرے ساتھ ہیں ہم رش میں جب پھنس گئے تو اب نکلنے کی ترکیب سوچی آخر ایک طرف کچھ راستہ نظر آیا نکل گئے اور تینوں شیاطین کو اس نیت سے کنکریاں ماریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نفس امارہ اور شیطان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ رمی کے بعد ہم اپنی رہائش گاہ عزیزیہ آئے مغرب تک آرام کیا محترم قاری محمد صدیق گاڑی لیکر آئے ہمیں حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد شرق پوری کے پاس لے آئے ان سے ملاقات کی انہوں نے بے پناہ محبتوں سے نوازا حضرت مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی (کراچی) بھی تشریف لائے چند ضروری مسائل حج زیر بحث رہے۔ بعد ازاں حضرت قاری محمد صدیق نقشبندی ہمیں اپنے گھر لائے وہاں انہوں نے لنگر شریف کا وسیع اہتمام کیا ہوا ہے قاری صاحب نے خود ختم خواجگان پڑھا اور کہا کہ آج کے تمام لنگر کا اہتمام اور کلمات حسنات کا ثواب حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے ایصال ثواب کے لئے ہے فقیر نے دعا کی اور لنگر نبویہ غوثیہ سے خوب سیر ہوئے رات گئے مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی نماز عشاء با جماعت ادا کی اور سو گئے۔

۱۳ ذوالحجہ کو جمعۃ المبارک تیاری شروع ہوگئی قاری محمد صدیق صاحب نے فقیر سے کہا کہ آج نماز جمعہ کی امامت آپ نے کرانی ہے۔ پہلی اذان کے بعد ہم نے سنتیں ادا کیں اور اذان ثانی کے بعد فقیر نے خطبہ پڑھا نماز جمعہ ادا کی بعدہٗ ہم سب نے سلام رضا ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' پڑھا قاری صاحب ماشاءاللہ لحن داودی رکھتے ہیں جب سوز و گداز کے ساتھ انہوں نے مکہ کی پر کیف فضاؤں میں سلام پڑھایا تو اک سماں سا بن گیا فقیر نے دعا میں عرض کیا کہ الحمدللہ سیرانی مسجد بہاولپور میں بعد جمعہ سلام رضا کی سعادت حاصل کی جاتی ہے جس میں اہل محبت شامل ہوتے ہیں آج ہم مکہ مکرمہ کی مقدس وادی میں سلام پڑھنے کی سعادت سے بہرہ مند ہو رہے ہیں یا خالق یارب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سیرانی مسجد کے مقتدیوں کو یہاں کی حاضری نصیب فرما نماز جمعہ کے بعد قاری صاحب نے گاڑی تیار کی اور کہا آج ہم حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مزار مبارک پر حاضری کے لئے جا رہے ہیں شارع الشہداء پر ہم پہنچے ایک چار دیواری کے مین گیٹ پر گاڑی رکی دروازہ پر سفید پتھر کا کتبہ لکھا ہوا ہے مقبرہ نمبر 2 سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ کتبہ مزار پڑھ کر ہم حیران رہ گئے کہ نجدیوں نے جنت المعلی اور جنت البقیع شریف کے علاوہ حجاز مقدس میں مزارات کو منہدم کر دیا یہاں تک کہ نام ونشان باقی نہ رکھے مگر حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علمی و روحانی جاہ وجلال کے صدقے کہ نجدی ان کے مقبرہ کو نہ گرا سکے۔ ان کے مقبرہ کی چار دیواری کے باہر ہم نے فاتحہ خوانی کے بعد دعا کی اک روحانی تسکین ملی اک عجیب سا ذوق پیدا ہوا دیر تک ان کے در دولت کے سامنے آنکھوں نے آنسو کا نذرانہ پیش کیا زبان بند رہی دل سے حال دل عرض کرتے رہے چونکہ عزیز محترم عبدالرزاق نقشبندی نے جدہ جانا ہے انہیں موقف (اڈہ) پر چھوڑا اور ہم اپنے فندق چلے آئے اور کتب سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے احوال دیکھ کر یہاں لکھے۔ جو قارئین کے ذوق کی نذر ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

یہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ ان کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے۔ یہ بچپن ہی میں اپنے والد ماجد کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے یہ علم وفضل کے ساتھ بہت ہی عبادت گزار اور متقی و پرہیز گار تھے۔

غزوات میں شرکت

غزوہ بدر کے وقت آپ چھوٹے تھے اس لئے جنگ میں شریک نہ ہو سکے سب سے پہلی جنگ جس میں آپ نے شرکت کی

تھی وہ غزوۂ خندق تھی۔غزوۂ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ شرکت کی تھی۔آپ جنگ یرموک اور فتح مصرو افریقہ میں شامل تھے۔

علمی مقام ومرتبہ اور دنیا سے بے رغبتی

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسلمانوں کے امام اور مشہور فقہاء میں سے تھے۔بے حد محتاط تھے اور فتویٰ میں اپنے نفس کی خواہشات کے مقابلہ میں اپنے دین کی زیادہ حفاظت کرنے والے تھے۔باوجود یہ کہ اہل شام ان کی طرف مائل تھے اور ان سے اہل شام کو محبت تھی۔انہوں نے خلافت کے لئے جنگ چھوڑ دی اور فتنوں کے زمانہ میں کسی مقابلہ میں جنگ نہیں کی۔حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی مشکلات کے زمانہ میں بھی ان کے ساتھ جنگ میں شرکت نہیں کی۔اگرچہ اس کے بعد وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ میں شریک نہ ہونے پر ندامت کا اظہار کرتے تھے۔

آپ سے اکثر تابعین نے روایت کی ہے جن میں سب سے زیادہ آپ سے روایت کرنے والے صاحبزادے سالم اور ان کے مولیٰ نافع تھے۔حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ابن عمر حدیث میں جید تھے اور فقہ میں بھی جید تھے۔

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا کرتے تھے کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جس کی طرف دنیا مائل نہ ہوئی ہو اور وہ دنیا کی طرف مائل نہ ہوا ہو بجز عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

میمون بن مہران تابعی کا فرمان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے بڑھ کر کسی کو متقی و پرہیز گار نہیں دیکھا۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسلمانوں کے امام ہیں۔

نسبت محبوب کا ادب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔حتیٰ کہ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے وہیں آپ اترتے،جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی وہاں نماز پڑھتے تھے اور یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے نیچے اترے تھے تو حضرت ابن عمر اس کو پانی دیا کرتے تھے کہ خشک نہ ہو جائے۔

آپ نے اپنا ہاتھ منبر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ''جہاں آپ بیٹھا کرتے تھے'' رکھا اور پھر فرط محبت سے اپنے

چہرے پر پھیر لیا کرتے۔

شرک کیا ہے؟

نجدی شریعت میں ایسا کرنا تو شرک کے زمرے میں آتا ہے اب ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کا کیا فتویٰ ہوگا؟

امت کی رہنمائی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اقدس کے بعد ساٹھ برس تک حج کے اجتماعات اور دوسرے مواقع پر مسلمانوں کو اسلامی احکام کے بارے میں فتویٰ دیتے رہے۔مزاج میں بہت زیادہ سخاوت کا غلبہ تھا اور بہت زیادہ صدقہ وخیرات کی عادت تھی۔اپنی جو چیز پسند آجاتی تھی فوراً ہی اس کو راہ خدا عزوجل میں خیرات کر دیتے تھے آپ نے اپنی زندگی میں ایک ہزار غلاموں کو خرید خرید کر آزاد فرمایا۔

شیر دم ہلاتا ہوا بھاگ گیا

علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے طبقات میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک شیر راستہ میں بیٹھ کر قافلے والوں کا راستہ روکے ہوئے تھا۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے قریب جا کر فرمایا کہ راستہ سے الگ ہٹ کر کھڑا ہو جا۔آپ کی یہ ڈانٹ سن کر شیر دم ہلاتا ہوا راستہ سے دور بھاگ نکلا

(تفسیر کبیر، ج ۵، حجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی اثبات کرامات الاولیاء تصرف محبوبان خدا)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی حکومت کا سکہ نہ صرف انسانوں کے دلوں پر ہوتا ہے بلکہ انکے تصرفات کا پرچم درندوں، چرندوں، پرندوں کے دلوں پر بھی لہراتا رہتا ہے اور سب کے سب محبوبان کے فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے۔

تو ہم گردن از حکمِ داور مپیچ　　　　که گردن نه پیچد زِ حکم تو ہیچ

(یعنی تم خداوند کے حکم سے گردن نہ موڑو تا کہ کوئی مخلوق تمہارے حکم سے گردن نہ موڑے)

مطلب یہ ہے کہ اگر تم خدا کے فرمانبردار بنے رہو گے تو خدا کی تمام مخلوقات تمہاری فرمانبردار بنی رہے گی۔

سانپ نے کعبہ معظّمہ کا طواف کیا

حضرت عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے دوپہر کے وقت دیکھا کہ ایک بہت ہی خوبصورت سانپ نے سات چکر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم پر دورکعت نماز پڑھی آپ نے اس سانپ سے فرمایا اب آپ جب کہ طواف سے فارغ ہو چکے ہیں یہاں پر آپ کا ٹھہرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ مجھے یہ خطرہ ہے کہ میرے شہر کے نادان لوگ آپ کو کچھ ایذا پہنچادیں گے' سانپ نے بغور آپ کے کلام کو سنا پھر اپنی دم کے بل کھڑا ہو گیا اور فوراً ہی اڑکر آسمان کی طرف چلا گیا۔اس طرح لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ کوئی فرشتہ تھا جو سانپ کی شکل میں طواف کعبہ کے لئے آیا تھا۔(دلائل النبوۃ لابی نعیم،جلد دوم)

حاجی صاحبان ہوشیار

اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ جب کعبہ معظّمہ کے طواف کے لئے فرشتے مختلف شکلوں میں آتے ہیں تو پھر ظاہر ہے کہ فرشتے انسانوں کی شکل میں بھی ضرور ہی آتے ہوں گے لہٰذا ہر حاجی کو چاہیے کہ حرم کعبہ میں ہرگز ہرگز کسی سے نہ الجھے۔خدانخواستہ اگر کسی انسان سے جھگڑا و تکرار کرو اور وہ حقیقت میں کوئی فرشتہ ہو جو انسان کے روپ میں تکرار کر رہا ہو تو پھر یہ سمجھ لو کہ کسی فرشتے سے لڑنے جھگڑنے کا انجام اپنی ہلاکت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

زیاد کیسے ہلاک ہوا؟

زیاد سلطنت بنوامیہ کا بہت ہی ظالم و جابر گورنر تھا۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ خبر ملی کہ وہ حجاز کا گورنر بن کر آرہا ہے۔آپ کو یہ ہرگز ہرگز گوارا نہ تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر ایسا ظالم حکومت کرے چنانچہ آپ نے یہ دعا مانگی کہ یااللہ عزوجل ابن سمیہ(زیاد) کی اس طرح موت ہو جائے کہ اس کے قصاص میں کوئی مسلمان قتل نہ کیا جائے آپ کی یہ دعا مقبول ہوگئی کہ اچانک زیاد کے انگوٹھے میں طاعون کی گلٹی نکل پڑی اور وہ ایک ہفتہ کے اندر ہی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔(الکامل فی التاریخ)

اس سے یقین ہوا کہ اللہ والوں کی دعائیں تیر بہدف ہوتی ہیں جو کمان سے نکل کر نشانہ سے بال برابر خطا نہیں کرتیں اس لئے ہمیشہ اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کبھی بھی کسی بددعا کی زد اور پھٹکار میں نہ پڑیں اور نام ونہاد مسلمانوں اور بے دینوں کی

طرح ہرگز ہرگز یہ نہ کہا کریں کہ ''میاں کسی کی دعا یا بد دعا سے کچھ نہیں ہوتا یہ ملا لوگ خواہ مخواہ لوگوں کو بد دعا کی دھونس دیا کرتے ہیں'' بلکہ یہ ایمان رکھیں کہ اہل اللہ کی دعاؤں اور بد دعاؤں میں بہت زیادہ تاثیر ہے۔

حق گوئی و بے باکی اور وصال مبارک

عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف ثقفی کو امیر الحج بنا کر حجاز مقدس بھیجا اس نے اپنے خطبہ میں خلاف شرع کوئی بات کی تو آپ نے خطبہ کے درمیان اس کو ٹوک دیا۔ حجاج ظالم نے جل بھن کر اپنے ایک سپاہی کو حکم دے دیا کہ وہ زہر میں بجھایا ہوا نیزہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاؤں میں مار دے چنانچہ اس مردود نے آپ کے پاؤں میں نیزہ مار دیا زہر کے اثر سے آپ کا پاؤں بہت زیادہ پھول گیا اور آپ علیل ہو کر صاحب فراش ہو گئے مکار حجاج بن یوسف آپ کی عیادت کے لئے آیا اور کہنے لگا کہ حضرت کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کس نے آپ کو نیزہ مارا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو جان کر پھر تم کیا کرو گے؟ حجاج نے کہا کہ اگر میں اس کو قتل نہ کروں تو خدا مجھے مار ڈالے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تم کبھی ہرگز ہرگز اس کو قتل نہیں کرو گے اس نے تو تمہارے حکم ہی سے ایسا کیا ہے یہ سن کر حجاج بن یوسف کہنے لگا کہ نہیں نہیں، اے ابوعبدالرحمٰن آپ ہرگز ہرگز یہ خیال نہ کریں اور جلدی سے اٹھ کر چل دیا۔ اسی مرض میں ۷۳ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے تین ماہ بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما چوراسی یا چھیاسی برس کی عمر پا کر وفات پا گئے اور مکہ معظّمہ میں مقام "محصب" یا مقام "ذی طویٰ" میں مدفون ہوئے۔

(الاکمال فی اسماء الرجال، حرف العین، فصل فی الصحابۃ، واسد الغابۃ، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ج ۳ وتذکرۃ الحفاظ، ج ۱)

فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ

ہمارے حج گروپ کی مدینہ منورہ روانگی 27 اکتوبر کو ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جلد مدینہ شریف چلے جائیں۔ معلم کے آفس گئے کہ ہمیں جلد مدینہ پاک بھیجو انہوں نے کہا کہ شیڈول کے مطابق جانا ہوگا۔ پھر پاکستانی سفارہ میں گئے مگر وہاں سے بھی یہی جواب ملا جب کہیں سے کام نہ بنا تو ہم ۱۷ ذوالحجہ 13-10-22 منگل کو نماز ظہر حرم کعبہ میں ادا کر کے باب فہد کے باہر مدینہ منورہ جانے والی لیموزین (GMS) پر بیٹھ گئے۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ شارع ہجرہ پہلی چوکی پر گاڑی پہنچی سخت چیکنگ ہو رہی تھی ہم گھبرا گئے شرطے (پولیس والے) نے گاڑی روکی ڈرائیور نیچے اترا ہم مکہ مکرمہ سے روانگی کے وقت سے درود وسلام بکثرت پڑھ رہے ہیں سرکارِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو التجاء کر رہے تھے کہ ہم غریبوں کی لاج رکھ لیں کرم ہوا

ڈرائیور واپس آیا ہم خوش ہوئے پھر مدینہ منورہ تک ہر چوکی پر گاڑی کو روکا گیا مگر ہم سے کسی نے اقامہ، جوازات (پاسپورٹ) نہ پوچھا مدینہ منورہ اشارہ الاجابہ (مسجد اجابہ) کے قریب ہمیں گاڑی والے نے چھوڑا فقیر نے محترم غلام شبیر المدنی کو فون کیا انہوں نے ہمیں جنت البقیع شریف جنوب مغرب میں ایک ہوٹل میں کمرہ دیا فقیر نے تازہ وضو کیا اور مسجد نبوی شریف جا کر پہلے شکرانے کے نوافل ادا کئے پھر نماز عشاء پڑھی پھر درود وسلام کا ورد کرتے ہوئے مواجہہ شریف حاضری دی۔

بہاولپور میں ہونے والی محفل پاک کو ہم نے سنا

24 اکتوبر شب جمعہ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے مزار مبارک جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں حضرت سیدنا فاروق اعظم حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما اور حضور سیدنا خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی یاد میں عظیم الشان محفل شریف ہے فقیر کی خواہش ہے کہ نیٹ کے ذریعے براہ راست محفل سنی جائے عزیزم محمد سعد المدنی کو فقیر نے فون کیا وہ آیا نیٹ کے ذریعے محفل شریف میں ہم حاضر رہے۔ عالمی شہرت یافتہ ثناء خوان الحاج محمد اویس رضا قادری باب المدینہ (کراچی) نے وجدانی کیفیت میں نعتیں سنا کر اک ماحول بنا دیا اپنے مرشد کامل حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی کرم نوازیوں کا تذکرہ بار بار کرتے رہے۔

عجیب منطق ہے

حج کے لئے چالیس دن شیڈول ہوتا ہے صرف ۸ دن مدینہ منورہ کے لیے دیئے جاتے ہیں اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ 450 کلومیٹر کا سفر حج ٹرانسپورٹ (بسیں) 10 گھنٹے لگا دیتے ہیں مدینہ منورہ پہنچتے پہنچتے حجاج کے جسم کا پانی نکالتے ہیں ہمارے قافلہ میں ایک بابا جی منظور احمد تھے وہ بے چارے تو بیمار پڑ گئے کئی دن کمرے میں پڑے رہے کہیں تین چار دن انہیں حرم نبوی شریف جانے کا موقعہ ملا پاکستان وزارت حج کو چاہیے کہ 20 دن مکہ مکرمہ کا قیام دے اور 20 دن مدینہ منورہ میں رہنے کا شیڈول ہوتا کہ حجاج کرام صحت وتن درستگی کے ساتھ مدینہ منورہ میں اپنے پیارے آقا کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں عبادت کر سکیں۔

یہ راہ حق ہے سنبھل کے چلنا یہاں ہیں دشمن قدم قدم پر

حجاج کرام اور وزائرین مدینہ منورہ تو قسمت کے سکندر ہیں کہ انہیں سرکار کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار پاک کی

حاضری کا شرف حاصل ہوا ان کی قسمت پر فرشتے بھی رشک کناں ہیں مگران راہِ محبت کے مسافروں کو قدم قدم پر ایمان کے ڈاکوؤں کا سامنا ہوتا ہے۔مختلف حیلے بہانوں سے انہیں گمراہ کرنے کوشش کی جاتی ہے مثلاً حج تربیت کے نام پر کچھ بدنیت لوگ انہیں بلا کر یہ میٹھا زہر پلاتے ہیں کہ مدینہ منورہ جاتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مقدس کی نیت نہ کرنا فضائل زیارت روضہ اقدس کی احادیث کو ضعیف کہہ کر اپنے ایمان کے ضعیف ہونے کا کھلے عام اعلان کرتے ہیں پھر ظلم یہ کہ حج کے موضوع پر اعلیٰ کاغذ، عمدہ ورنگین طباعت کی کتب ورسائل حجاج کرام کو حاجی کیمپ اور ائیر پورٹ پر مفت تقسیم کرتے جاتے ہیں جن میں زیادہ زور اس پر ہوتا ہے کہ آقا کریم روف ورحیم رحمۃ للعامین صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضری کی نیت کا قصد ٹھیک نہیں جبکہ سچ اور حق یہ ہے کہ

اصل الاصول حاضری اس پاک در کی ہے۔

پھر حرمین شریفین میں نجدیوں کے کرائے کے ایجنٹ ریال بے حال لالچ میں مختلف زبانوں میں دروس قرآن وحدیث کے نام پر حجاج کرام کے ایمان کو بگڑانے کے لئے مذموم کوشش کررہے ہیں مسجد نبوی شریف کے باب بلال سے داخل ہوتے غربی جانب پہلی چھتریوں کے نیچے ایک نجدی مبلغ اردو زبان میں پورے ایام حج میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں زبان درازی کرتا رہا بہت سارے اردوخوندہ حجاج کے ایمان پر ڈاکہ زنی کرتا رہا۔

کبھی جامع سیرانی مسجد بہاولپور کی جدید کا نظارہ کریں

مدینہ شریف یاد آتا ہے

بہت مختصر عرصہ میں جامع سیرانی مسجد کی تعمیر نو تین منزلیں مکمل ہوئیں جہاں ہزاروں نمازیوں کے لئے باجماعت نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔جبکہ گنبد خصریٰ شریف کی نسبت سے گنبد جگ مگ کر کے اہل ایمان کو یاد مدینہ کا خوبصورت منظر پیش کر رہا ہے۔اب محراب مسجد کے نظارہ سے محراب نبوی شریف یاد آتا ہے۔

پہلی منزل کی تکمیل کے بعد دوسری منزل کا کام شروع ہے اس میں ماربل کا فرش اور دیواروں پر ٹائیل اور سیمنٹ اور چارعد دلکڑی کے دروازے اور الیکٹرک کام ہونا باقی ہے یہ سعادت آپ حاصل کریں صدقہ جاریہ ہے جب تک مسجد قائم رہے گی نمازی عبادت وریاضت کرتے رہیں گے اجروثواب کا سلسلہ جاری رہے گا۔عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام جامع مسجد سیرانی بہاولپور مسلم کمرشل بینک عیدگاہ برانچ بہاولپور اکاونٹ نمبر 2-1503-0100-01-1136 ارسال کریں۔

کھجور کی پیوند کاری اور علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک دن فقیر مسجد نبوی شریف میں نماز عصر ادا کر رہا تھا کہ نجدی مبلغ اسپیکر پر حدیث تلقیح (کھجور کی پیوند کاری) کو اپنا موضوع بنا کر علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت زبان درازی کر رہا تھا اور بڑی بے باکی سے گلہ پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہا تھا کہ معاذ اللہ جو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے قائل ہیں وہ اس حدیث کو پڑھیں اور سوچیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو درختوں کی پیوند کاری کے بارے علم نہ تھا نماز مغرب تک وہ لاف گزاف بکتا رہا فقیر اپنے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کی کتاب ''التقیح فی التلقیح'' عرف ''کھجور کی پیوند کاری'' سے منکرین کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کے جوابات لکھے۔ قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں تا کہ ہم سب کے عقائد میں پختگی پیدا ہو۔

واقعۂ تلقیح

اس کا لغوی معنی ہے ''کھجوروں کی پیوند کاری'' کھجوروں کی پیوند کاری کا واقعہ یوں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم کے پاس سے گزرے جو نر کھجوروں کا شگوفہ مادہ کھجور میں منتقل کر رہے تھے آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتے تو درست ہوتا؟ نتیجتاً کھجور ردی پیدا ہوئی تو آپ پھر وہاں سے گزرے اور پوچھا تمہاری کھجوروں کو کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی آپ نے ہی یہ فرمایا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اپنے امورِ دنیوی کو زیادہ جانتے ہو۔ (مسلم)

سوال عصمت انبیاء کے منکرین کہتے ہیں (جیسے نجدی مبلغ کہہ رہا تھا) کہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے معاملات میں غلطی کر سکتے ہیں اور وہ اپنی بات منوانے کے لئے کہتے کہ آپ نے فلاں فلاں امر میں غلطی کی۔

جواب اجمالاً یوں کہا جائے گا کہ حق یہی ہے کہ حق کی پیروی کی جائے وہ یہ کہ آپ کے اقوال وافعال ایک دوسرے کی وضاحت کرتے ہیں اور آپ کے بعض اقوال وافعال باہم اگر مشابہ بھی ہوتے ہیں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات بابرکات کو ارادہ اور غیر ارادہ دونوں طرح کی خطاء کرنے سے محفوظ فرمایا۔

اس حدیث تلقیح (کھجور کی پیوند کاری) میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے توکل کا سبق سکھانا تھا اسی لئے کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے پہلے تلقیح سے روکا تا کہ وہ توکل کے اسباق میں کامیاب ہوں لیکن ان سے توکل نہ ہو سکا تو آپ نے عام اجازت بخش دی اس میں غلطی کا کون سا پہلو ہے جبکہ استاد معلم شاگردوں کو تعلیم کے اطوار بدلتا رہتا ہے تو اس طور کی تبدیلی کو کوئی خطا سے تعبیر کرے تو وہ خود خطا کار ہے۔

سوال نجدی کہہ رہا تھا کہ (معاذ اللہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیوند کاری کے فن سے ناواقف تھے اسی لئے آپ

نے لاعلمی سے روک دیا جب صحابہ کا کام نہ بنا تو انہوں نے شکایت کی تو آپ نے صاف فرمایا کہ ''أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْیَاکُمْ''، تم اپنے امور دنیوی کو زیادہ جانتے ہو۔

ثابت ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کلی نہ تھا۔

جواب یہ یاد رہے کہ حدیث شریف میں علم یا لاعلمی کی بحث نہیں صرف ''أَنْتُمْ أَعْلَمُ الخ'' کے جملہ سے مخالفین نے اپنا دعویٰ ثابت کرلیا حالانکہ یہ جملہ آپ نے صحابہ کرام کو توکل کے درس میں ناکامی کے بعد فرمایا جو من وجہ غصہ کے اظہار کے لئے تھا نہ کہ لاعلمی سے ورنہ ہم ثابت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے جس قوم میں تربیت پائی وہ کھجور کاشت کرنے سے متعلق پورا علم رکھتے تھے اور کھجوروں کے درختوں کی حفاظت، پیوندکاری اور کاشت کے بارے میں رائج طریقوں سے کما حقہ باخبر تھے۔ ایسے حال میں آپ کے بارے میں یہ کہنا کیونکر درست ہوسکتا ہے کہ آپ کو کھجور کی کاشت، پیوندکاری کے بارے میں فصل کو بہتر بنانے کے زرعی اصولوں سے آگاہی حاصل نہ تھی خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ پیوندکاری کا عمل کھجوروں کی کاشت کے ضمن میں کوئی سربستہ راز یا نادر علم نہ تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ اس معاشرے سے تعلق رکھتے تھے اور آپ کو بھی کھجور کی فصل سے متعلق وہ تمام معلومات حاصل تھیں جو آپ کے علاقے کے دیگر لوگ رکھتے تھے مگر آپ نے انہیں پیوندکاری سے اس لئے روکا کہ آپ ان پر ایک بات منکشف کردیں جو وہ از خود حاصل نہ کرسکتے ہیں یعنی درسِ توکل۔ اس کی تفصیل آئے گی۔

جواب ۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جملہ علوم وفنون سے بہرور فرمایا تھا اور آپ ان میں اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بتاتے رہتے تھے اور ہر شے کے بارے میں ان سے بحث بھی فرماتے تھے جیسا کہ طبرانی نے ابوداؤد سے روایت کیا انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑا تو اس وقت تک ہوا میں پَر پھیلانے والے ہر پرندے کے بارے میں ہمیں معلومات فراہم کرچکے تھے۔

اس حدیث کے علاوہ بے شمار روایات شاہد ہیں کہ آپ جس طرح علومِ دینی کے عالم تھے فنونِ دنیویہ سے بھی کُلی طور پر واقف تھے۔ اسی لئے ماننا پڑے گا کہ آپ پیوندکاری سے خوب واقف تھے آپ کا روکنا کسی اور مقصد کے لئے تھا جب صحابہ نے وہ مقصد حاصل نہ کیا تو بامحاورہ عرب وعجم فرمایا کہ تم جانو تمہارا کام۔

جواب ۳ جیسا کہ اوپر بار بار عرض کیا ہے کہ اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درسِ توکل سکھایا لیکن صحابہ کرام اس سے بے خبر تھے اسی لئے عجلت کی اور آپ کی عادتِ کریمہ تھی کہ علم کے باوجود لاعلمی جیسی صورت بنالیتے لیکن اس سے مقصد درسِ توکل ہوتا۔ چند مشاہدات ملاحظہ ہوں۔

حضرت ابورافع قبطی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام) روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے بھنی ہوئی بکری تیار کر کے پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا اے ابورافع اس کا ایک دست (ہاتھ) مجھے دو میں نے آپ کو پیش کر دیا آپ نے پھر ایک دست طلب فرمایا میں نے حسبِ سابق پیش کر دیا۔آپ نے تیسری بار پھر طلب کیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بکری کے تو دو ہی دست ہوتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا اگر ابورافع خاموش رہتا تو وہ مجھے دست (ہاتھ) دیتا جاتا جب تک کہ میں اس سے مانگتا جاتا۔ابورافع کہتے ہیں کہ آپ کو بکری کا دست بہت پسند تھا۔ مجمع الزوائد میں احمد اور طبرانی نے کئی طریق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

☆ابوعبید سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے ہانڈی میں گوشت پکایا۔آپ نے فرمایا مجھے اس میں سے بکری کا دست دے دو میں نے پیش کر دیا آپ نے دوبارہ طلب فرمایا میں نے پیش کر دیا،آپ نے تیسری بار طلب فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک بکری کے کتنے ہاتھ ہوتے ہیں تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو اس وقت تک مجھے ایک ایک ہاتھ ملتا رہتا جب تک کہ میں طلب کرتا یہ واقعہ اُس واقعہ کے علاوہ ہے جو اُوپر گزر چکا ہے جیسا کہ امام زرقانی وغیرہ نے اس بارے میں خبردار کیا ہے۔سید الکونین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا باوجود یہ جاننے کے کہ بکری کے دو ہاتھ ہی ہوتے ہیں تیسری بار طلب فرمانا بلاشبہ آپ کے قول وفعل کی تشریح کی کہ آپ نے فرمایا اگر تم خاموش رہتے تو مجھے ہاتھ پر ہاتھ دیتے رہتے کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے معجزہ سے ہاتھ پر ہاتھ پیدا کرتا جاتا مگر دینے والے کی عجلت (جو کہ انسان کی فطرت میں ہے) نے اسے یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ بکری کے دو ہاتھ ہوتے ہیں اور مدد رک گئی کیونکہ یہ تو ایک سلسلہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری رکھا جانا تھا صرف اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کہ کائنات کے سردار ہیں ان کی فضیلت وعزت مقصود تھی اگر دینے والا ادب کے ساتھ خاموشی سے آپ کی پسند پر بکری کا ہاتھ پیش کرتا جاتا تو یہ اس کی طرف سے اظہارِ تشکر ہوتا جو اس کے ہاتھ پر اس سلسلے کو جاری رکھنے کا سبب بن جاتا مگر اس نے مددِ خداوندی کے سلسلے کا اپنی جانب سے بصورت انکار سامنا کیا جس پر کرم کی وہ لہر واپس چلی گئی کیونکہ اسے پذیرائی نہ ملی اور عظیم معجزے کا مشاہدہ فقط اسی کو ہوسکتا تھا جس میں تعلیم کی خصوصیت کا دل ہوتا اور اس میں اپنی طرف سے کوئی ادنیٰ شائبہ تک بھی نہ ہوتا۔

اسی طرح آپ نے کھجوروں کی پیوندکاری سے اسی لئے روکا تا کہ آپ پیوندکاری کرنے والوں کا اکرام فرماتے ہوئے ان کے لئے ایسا معجزہ ظاہر فرماتے جو کھجور کے درختوں کی پیوندکاری کے ذریعہ اصلاح کے عام قاعدے کو توڑ دیتا اور انہیں بغیر پیوند لگانے کے مقصد حاصل ہوجانے کی سہولت مل جاتی۔اس کے باوجود کہ آپ کو یہ علم تھا کہ کھجور کے درختوں کو پیوندکاری

کی ضرورت عام قاعدے کے مطابق ہوتی ہی ہے کیونکہ آپ بھی ان کی طرح ان کے تمام امور کو جانتے ہیں مگر جیسا کہ اس قوم میں کچھ افراد کے دل اس بات پر پوری طرح مطمئن نہ تھے کہ اگر پیوندکاری نہ کرے تو درست تھا بلکہ وہ اپنے خیال میں اپنی اس دنیوی راسخ معلومات پر قائم رہے جوفن زراعت سے متعلق تھی اوران کی اس بات پر اٹل تھے کہ کھجوروں کی اصلاح کا دارومدار فقط پیوندکاری پر ہوتا ہے لہٰذا کرمِ نبوی نے اپنے شایانِ شان محل نہ پایا تو لوٹ گیا اور یہی وجہ تھی کہ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں انہی کے اسباب کی طرف لوٹ جانے کو کہا جوان کے ہاں رائج اور راسخ تھے اور آپ نے ان سے فرمایا تم اپنے دنیا کے امور بہتر جانتے ہو یعنی اپنے دنیوی مسائل کے سلسلے میں اپنی معلومات کے تقاضے نبھاؤ۔

یہاں ہم اپنے اس موقف کہ آپ نے اس معاملے میں قطعاً خطا نہیں کی بلکہ آپ اپنی جگہ درست تھے۔
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ان سے فرمایا (یعنی کھجور کی پیوندکاری نہ کرنے کی بابت) ان سے واقعہ ہونے میں علت دیکھی اور یہ جان لیا کہ یہ علت ان صحابہ کے بس کا روگ نہیں تو اس وقت انہیں ان کی حالت پر باقی رہنے دیا اور فرمایا تم دنیوی معاملات کو زیادہ جانتے ہو۔
بہرحال یہ ہرگز نہیں کہا جاسکتا کہ آپ نے کھجوروں کی پیوندکاری کے بارے میں خطا کی جیسا کہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آپ نے ابوعبید سے تیسری بار بکری کا دست طلب کرنے میں غلطی فرمائی۔

درسِ توکل اس میں شک نہیں کہ آپ کا یہ قول صحیح تھا اور آپ کا ارادہ تھا کہ صحابہ کی اس جماعت کو خرق عادت کے ذریعے صاحبانِ برکت وفضیلت بنادیں مگر کسی مانع وعارض کے درمیان میں آجانے کے باعث یہ خرقِ عادت بجائے ظاہر ہونے کے پیچھے چلی گئی۔

اسی طرح کا ایک واقعہ ہے ام مالک کا ہے جسے صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں نقل کیا گیا ہے

أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ، كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا، فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدُمَ، وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ، فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی معجزات النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم، جلد ۱۱، صفحه ۳۸۸، حدیث ۴۲۲۷)

ام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک برتن میں گھی بھیجا کرتی تھیں ان کے بیٹے آکر ان سے سالن مانگتے ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی تو جس برتن میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گھی بھیجتی تھی اس میں ان کو کچھ گھی مل جاتا ان کے گھر میں سالن کا مسئلہ اسی طرح حل ہوتا رہا حتی کہ انہوں نے ایک دن اس برتن کو نچوڑ لیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے فرمایا تم نے برتن کو نچوڑ لیا؟ انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اگر تم اس کو اسی طرح رہنے دیتیں تو اس سے (گھی) اسی طرح ملتا رہتا۔

مسلم نے حضرت جابر سے روایت کی کہ

أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ

(صحيح مسلم ، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبى صلى الله عليه وسلم، جلد ١١ ، صفحه ٣٨٩، حديث ٤٢٢٨)

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کچھ کھانا طلب کیا آپ نے اسے نصف وسق (ایک سو بیس کلوگرام) جُو دے دیئے وہ شخص، اس کی بیوی اور ان کا مہمان وہ جُو کھاتے رہے حتیٰ کہ ایک دن انہوں نے ان کو تول لیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا اگر تم اس کو نہ تولتے تو وہ جُو کھاتے رہتے اور وہ جُو یونہی باقی رہتے۔

گویا وزن کرنا اس کے کم ہونے کا باعث تھا۔ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اوپر کے دونوں واقعات کی شرح کرتے ہوئے فرمایا کہ علماءِ کرام کہتے ہیں کہ ام مالک انصاریہ کا گھی کے ڈبے کو نچوڑ لینا اور بدوی کا تول لینا اللہ تعالیٰ سے رزق عطا فرمانے کے فعل پر توکل وتسلیم اختیار کرنے کی نقیض ہے اور اس میں اپنی کوشش وقوت کے ذریعے تدبیر کرنے اور اخذ کرنے کا عمل موجود ہونے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم وفعل کے اسرار کا احاطہ کرنے کی کوشش بھی کارفرما تھی لہٰذا ایسا کرنے والے کو فضل الٰہی کے زائل ہونے کی سزا دی گئی۔

امام زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مذکورہ بالا حدیث کہ اپنے طعام وزن کرلو تمہارے لئے اس میں برکت ہوگی اس سے کوئی تعارض نہیں کیونکہ ضرورت سے زائد یا کم نہ ہو یا یہ کہ چیزوں کو فروخت کر کے اور گھر میں لے جاتے وقت وزن کرلو یہ خیانت کے خدشہ کے پیش نظر کہا گیا یا اس کا یہ مفہوم ہے کہ جو کچھ تم خرچ کے لئے نکالو اسے تول لو۔

قاعدۂ اسلامیہ چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری دورِ مبارک شریعت ساز تھا اسی لئے آپ نے مختلف

مسائل کو عملی طور پر حل فرمایا جس کی تفصیل فقیر نے اپنی تصنیف ''البشریہ لتعلیم الامہ'' میں عرض کر دی اور بعض مسائل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے امتحان پر موقوف فرمائے اگر وہ امتحان میں کامیاب ہوئے تو دائمی طور پر تا قیامت امت کو سہولت ملی ورنہ مسائل کو ان کے حال پر چھوڑا مثلاً بخاری شریف میں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر کے تعین کے اظہار کے لئے تشریف لائے لیکن بعض صحابہ کرام کے جھگڑے کو دیکھ کر فرمایا کہ اب اس کا علم اُٹھا لیا گیا ہے فلہٰذا اسے طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (مفہوم)

یونہی بھیڑیا حاضر ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رزق کا تعین کرائے صحابہ کرام کو آپ نے فرمایا کہ اپنے ریوڑ میں ایک بکری انہیں دے دیا کرو انہوں نے عرض کی ایسے کون کر سکتا ہے کہ اپنی بکری یونہی دے دے آپ نے بھیڑیئے کو اشارہ فرمایا کہ جاؤ جہاں سے جو کچھ ملے لے لیا کرو۔ (مفہوم)

اس قسم کی احادیث فقیر کے رسالہ ''موذی اور لاعلمی'' میں دیکھئے۔

شریعت کی نزاکت سے ہٹ کر سطحی طور پر اس حدیث کو لے کر دیوبندی وہابی اور نجدی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک پر سخت چوٹ کرتے ہیں اور قاعدہ کلیہ کے طور پر کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی امور میں یکسر بے خبر تھے۔

اجمالی جواب ﴾ فقیر نے مقدمہ میں احادیث مبارکہ لکھی ہیں جن میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے ذرہ ذرہ کو جانتے ہیں اور ایک حدیث میں صریح ہے کہ

اوتیت علم الأولین والآخرین — میں اگلے پچھلے تمام لوگوں کا علم عطا دیا گیا ہوں

(المفصل فی فقه الدعوة الی اللّٰه تعالیٰ، الباب الحادی عشر، کشکول الدعوة الی اللّٰه، جلد ۱۵)

اس حدیث شریف میں دینی، دنیوی جمیع علوم کے عطیہ کا دعویٰ ہے فرق صرف اتنا ہے کہ آپ دینوی امور کے اظہار پر مامور ہیں اور دنیوی امور کے لئے مختار ہیں تا کہ امت کے لئے موجب کلفت و مشقت نہ ہو۔ (شرح شفاء)

لیکن کوشش فرماتے کہ امت دنیوی امور کو بھی دین کے تحت ڈھالنے کی عادی رہے یہاں تلقیح میں بھی یہی فرمایا کہ یہ لوگ توکل کریں تو تلقیح کی دائمی کلفت و مشقت سے بچ جائیں لیکن اُنہوں نے بے صبری دکھائی تو فرمایا۔

''أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ'' — تم اپنے امور دنیوی کو زیادہ جانتے ہو

لیکن افسوس کہ دیوبندیوں وہابیوں نے یہاں بھی خیانت کر کے غلط ترجمہ کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ ''تم مجھ سے زیادہ علم والے ہو'' حالانکہ اس کا ترجمہ یہ ہے ''أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ'' تم اپنے دنیا کے کام کو ہی جانو لیکن

علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفی کرنے کے لئے مخالفین نے حدیث کا ترجمہ ہی اپنی طرف سے کیا۔ اگر صرف ترجمہ پر مومنانہ نگاہ ہوتو مطلب ظاہر ہے کہ جب باغبانوں نے توکل پر عمل نہ کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطرق عرف زجر کے رنگ میں فرمایا ''اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاَمْرِ دُنْیَاکُمْ'' چنانچہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح شفاء بحث معجزات میں اسی حدیث تلقیح کا جواب علامہ سنوسی سے بھی نقل فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن معجزات اور ظاہر آیات میں سے وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے واسطے معارفِ جزئیہ اور علومِ کلیہ اور مدرکات ظنیہ اور یقینیہ اور اسرارِ باطنہ اور انوارِ ظاہرہ جمع کئے اور آپ کو دین ودنیا کی تمام مصلحتوں پر اطلاع دے کر خاص کیا۔ اس پر یہ اشکال وارد ہوسکتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ انصار تلقیح نخل (کھجور کی پیوند کاری) کر رہے تھے یعنی خرما کے نر کی کلی کو مادہ کی کلی میں رکھتے تھے تاکہ وہ حاملہ اور پھل زیادہ آئے۔ آپ نے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس کو چھوڑ دیتے تو اچھا تھا انہوں نے چھوڑ دیا تو پھل نہ آئے یا کم آئے اور خراب آئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے دنیاوی کاموں کو تم جانو۔ شیخ سنوسی نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خرق وخلاف عوائد پر برانگیختہ کرنے اور بابِ توکل کی طرف پہچانے کا ارادہ کیا تھا انہوں نے اطاعت نہ کی اور جلدی کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ اپنے دنیاوی کاموں کو تم جانو اگر وہ سال دوسال اطاعت کرتے اور تلقیح نہ کرتے اور امرِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا امتثال کرتے تو انہیں تلقیح کی محنت نہ اُٹھانی پڑتی۔ نتیجہ نکلا کہ

ولو ثبتوا علی کلامه لفاقوا فی الفن ولارتفع عنهم کلفة المعالجة

(شرح الشفاء، فصل ومن معجزاته الباهرة ما جمعه اللّٰه تعالیٰ له من المعارف والعلوم، جلد ۱، صفحه ۷۲۱)

اگر وہ اس کلام (توکل) پر ثابت رہتے تو فن زراعت میں فائق ہوکر ان سے ہمیشہ مشقت اُٹھ جاتی۔

فائدہ علامہ ملا علی قاری اور علامہ سنوسی کی شرح سے کتنا واضح ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تلقیح کرنے سے منع فرمایا تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا جب پھل کم آئے تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے دنیاوی کاموں کو جانو اگر وہ آپ کے حکم کی سال دوسال اطاعت کرتے تو انہیں تلقیح کرنے کی محنت نہ کرنی پڑتی اور آپ نے ان کو بابِ توکل تک پہنچا دینے کا ارادہ فرمایا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی ودنیاوی تمام مصلحتوں پر مطلع فرمادیا ہے۔

انتباہ اس حدیث میں ایک لفظ ایسا بھی نہیں کہ جس کے یہ معنی ہوں کہ تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو یا اس واقعہ میں علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نفی ہو اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے علم ہونے کی دلیل لینا اول درجہ کی خباثت اور علمی

خیانت نہیں تو اور کیا ہے۔

ایسے ہی علامہ قیصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فصل الخطاب میں فرمایا کہ

ولا یعرب عن علمه ﷺ مثقال ذرة فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبة و ان کان یقول انتم اعلم بامور بینکم. (فصل الخطاب)

حضورا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زمین وآسمان میں کچھ ذرہ بھر بھی پوشیدہ نہیں اگر چہ بشریت کے اعتبار سے یہ فرمادیں کہ تم دنیا کا کام خوب جانتے ہو۔

فائدہ ان دلائل سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضورا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام دنیاوی امور کا علم ہے زمین وآسمان میں کوئی ذرہ ایسا نہیں جو کہ آپ سے پوشیدہ ہو ہاں اگر وہ اس نقصان کو کچھ سال دو سال برداشت کر لیتے تو انہیں نفع بھی ہوتا اور یہ محنت نہ اُٹھانی پڑتی تو معلوم یہ ہوا کہ حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیاوی علوم کا علم ہے دنیا کا کوئی امر قیامت تک آپ سے مخفی نہیں ہے آپ تو ساری دنیا کو کف دست کی مثل ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ محاورہ عام ہے جب کوئی مصلحانہ ومخلصانہ نصیحت پر عمل نہیں کرتا تو ہم بھی عام طور پر کہہ دیتے ہیں تو جان تیرا کام جانے۔اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ متکلم اپنی لاعلمی کا اظہار کر رہا ہے بلکہ مخاطب کو نصیحت قبول نہ کرنے پر اس سے گویا ناراضگی ظاہر کر رہا ہے۔

خلاصہ کلام حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ''أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ''، تم اپنے امور خوب جانتے ہو اس سے آپ کی ''کھجوری پیوند کاری'' سے لاعلمی ثابت کرنا جہالت ہی نہیں بلکہ حماقت وسفاہت ہے کیونکہ اس جملہ سے حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے کھجوری پیوند کاری سے لاعلمی کا اظہار نہیں فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو توکل کا سبق دینے کے بعد انہیں بے صبری پر زجر وتوبیخ فرمایا کہ ''تم جانو اور تمہارا کام'' میں نے تمہارا بلکہ تمام امت کا تا قیامت بھلا چاہا لیکن تم نے عجلت میں اسے ضائع کر دیا۔اس کی مثال پہلے گزر چکی ہے کہ آپ امت کی بھلائی کا کوئی ارادہ فرماتے تو بھی عجلت بازوں کی عجلت کی وجہ سے وہ بھلائی تمام امت کے لئے اُٹھالی جاتی ہے جیسے صحیح حدیث شریف میں ہے کہ آپ لیلۃ القدر کا تعین ظاہر کرنے کے لئے تشریف لائے تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس معاملہ میں جھگڑتے دیکھ کر فرمایا کہ تمہارے جھگڑے کی وجہ سے اب لیلۃ القدر کا تعین اُٹھالیا گیا ہے اسی لئے تم اسے بلاتعین رمضان شریف کی طاق راتوں میں تلاش کرو وہی معاملہ یہاں ہے کہ آپ چاہتے تھے کہ توکل کر کے کھجوری پیوند کاری نہ کریں تا کہ اس کی مشقت تا قیامت امت کو نہ ہو لیکن صحابہ کرام نے عجلت کی اسی لئے آپ اپنی امت کی غمگساری کی وجہ سے صحابہ سے ناراضگی کے رنگ میں فرمایا ''أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ''، لیکن افسوس یار لوگوں نے اسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی لاعلمی کی دلیل بنا

ڈالا۔(إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)

فقیر محمد فیاض احمد اویسی نے نجدی مبلغ کے اعتراضات کے جوابات اپنے قبلہ والدگرامی حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ ٗ کی کتاب سے نقل کئے۔مزید تفصیل کے لیے رسالہ کا مطالعہ کریں۔

الحمدللہ رب العالمین بکرم سیدالانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم عالم اسلام کی عظیم علمی وروحانی شخصیت مفسر اعظم پاکستان حضور فیض ملت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ ٗ کا قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور گذشتہ نصف صدی سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرات تقسیم کررہا ہے۔جامعہ ہذا میں علوم اسلامیہ،عربیہ قدیم وجدید علوم پڑھائے جارہے ہیں۔

طلباء کو نماز باجماعت کے ساتھ ذکرواذکار کی پابندی کرائی جاتی ہے۔

طالبات کے لئے شعبہ ناظرہ،حفظ،تجوید،درس نظامی کا علیحدہ باپردہ کلاس روم کا انتظام ہے۔

ادارہ کے ملحق اہلسنت کی عظیم جامع سیرانی مسجد ہے جس کی تعمیر نو تین منزلیں مکمل ہوئیں جہاں ہزاروں نمازیوں کے لئے باجماعت نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے جبکہ گنبد خصریٰ شریف کی نسبت سے مسجد شریف کا گنبد جگ مگ کر کے اہل ایمان کو یاد مدینہ کا خوبصورت منظر پیش کررہا ہے۔آپ کے ادارہ کے فضلاء دنیا کے بیشتر ممالک میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں جن کا باقاعدہ ریکارڈ ادارہ میں موجود ہے۔

ادارہ کا ماہانہ خرچہ لاکھوں روپے ہے۔آپ سے گذارش ہے کہ اپنے صدقات،خیرات وعطیات،زکوٰۃ میں سے جامعہ میں زیر تعلیم مستحق طلباء/طالبات کے لئے ضرور حصہ نکال کر اللہ تعالیٰ اوراس کے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں۔

عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام مدرسہ دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور مسلم کمرشل بینک عیدگاہ برانچ بہاولپور اکاؤنٹ نمبر مع برانچ کوڈ یہ ہے

1136-01-02-1328-2

والسلام

محمد فیاض احمد اویسی رضوی

ناظم اعلیٰ جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد محکم الدین سیرانی روڈ

بہاولپور پنجاب پاکستان 03006825931

ایک سال کا اختتام اور دوسرے سال کا آغاز

۲۹ ذوالحجہ اتوار ۳ نومبر ۲۰۱۳ء / ۱۴۳۴ء کا سورج ہم نے مدینہ منورہ میں غروب ہوتے دیکھا اور شب سوموار علاقہ باب العوالی میں محترم عبدالقادر مدنی کے گھر محفل میلاد شریف کے ساتھ ۱۴۳۵ھ کا ہم نے استقبال کیا۔

☆ حضرت سید شوکت حسین قادری رضوی اویسی (مولد 1948-12-26) ہند کے شہر بمبئی کے سادات فیملی سے تعلق رکھتے ہے جو ایک عرصہ سے حجاز مقدس میں مقیم ہیں سیدی اعلیٰحضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے خانوادے سے عشق رکھتے شہزادہ اعلیٰحضرت حضور سیدی مفتی اعظم ہند کے مرید ہیں میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ نے انہیں ۱۹۹۳ء (غالباً) سلسلہ عالیہ اویسیہ قادریہ کی خلافت بخشی گذشتہ دنوں حضور قطب مدینہ حضرت قبلہ علامہ ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک سے فراغت کے مسجد نبوی کے باب بلال میں ان سے ملاقات ہوئی بہت خوش ہوئے جدہ روانگی کے لئے تیار بیٹھے تھے فقیر انہیں عرض کیا کہ چند دن مزید مدینہ منورہ رہ جائیں انہوں نے جدہ میں چند ضروری امور نمٹا لینے کے بعد پھر آنے کا وعدہ کیا حسب وعدہ وہ آج فقیر کی خواہش پر مدینہ منورہ حاضر ہیں آج یکم محرم الحرام ۱۴۳۵ھ کی شب محترم عبدالقادر المدنی کے ہاں محفل میلاد شریف میں میری گزارش پر تشریف لے چلے وہاں اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے نعتیہ منظوم کلام کی شرح میرے حضرت والد گرامی حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ کے حوالے سے بیان کرتے تو محفل میں موجود احباب سبحان اللہ کی داد دیتے رہے۔ رات گئے محفل شریف جاری رہی لنگر کا وسیع انتظام تھا درود وسلام ودعا کے بعد فقیر نے محترم محمد یوسف المدنی کو فون کیا وہ گاڑی لایا ہم حضرت سید الشہداء حضور امیر مدینہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے انہیں سلام عقیدت کے بعد نئے سال کی مبارک باد پیش کی اور مدینہ شریف کی بار بار حاضری کی درخواستیں جمع کرائیں فقیر نے تو اپنے مسائل کی فائیلیں پیش کیں رات کا پچھلا پہر تھا مزار پاک پر اک لطیف سی خاموشی تھی جنت کی بھینی بھینی خوشبو سے روحِ ایمان میں تازگی آئی فراغت کے بعد رات ۲ بجے کے قریب مسجد نبوی شریف میں روضہ اقدس پر حاضر ہو کر گذشتہ گناہ کی معافی اور آئندہ نیکی کی توفیق کی التجاء کی۔

باب السلام میں حاضر رہتا ہوں

حضرت سید شوکت حسین شاہ صاحب عموماً مسجد نبوی کے اندر باب بلال پر گنبد خضریٰ شریف کے نظارے کر کے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے رہتے ہیں گذشتہ دو دونوں سے ان نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔

آج باب مکہ کے باہر حضرت حافظ غلام سرور (بہاولپوری) نے روزانہ کی طرح صبح ۳ بجے سحری کے صفرہ سجایا ہم گنبد خضریٰ پر نظریں جمائے سحری کر رہے تھے کہ سید شوکت حسین شاہ صاحب نے کہا دو دن قبل میں حاجی محمد اسماعیل صاحب (مکہ مکرمہ) فون پر رابطہ کیا اور خیر و عافیت دریافت کی تو نہایت غمگین آواز سے کہا حضرت بابا سائیں (میرے حضور فیض ملت) کے وصال کے بعد زندگی کا مزہ نہ رہا دل کا عارضہ ہو گیا ہے اور گذشتہ چند ماہ قبل جدہ ہسپتال سے آنکھوں کا آپریشن کرایا ہے ایک تو بہت زیادہ پریشان تھا اسی حالت میں نیند آگئی کہ حضرت بابا سائیں (حضور فیض ملت) نے خواب میں کرم فرمایا اور تسلی کے انداز میں کہا محمد اسماعیل خیر ہے کیوں پریشان ہو؟ مجھے ملنا ہے تو مدینہ شریف باب السلام میں، میں حاضر رہتا ہوں حاجی صاحب نے بتایا کہ اس خواب کے مجھے قدرے سکون ملا اور یقین ہوا کہ

عشق مصطفیٰ ﷺ جس کے سینے میں جہاں بھی رہے وہ مدینے ہے۔

شاہ صاحب کہنے لگے حاجی محمد اسماعیل کے خواب بعد میں نے باب السلام میں ڈیرے لگا دیئے ہیں حضرت شاہ صاحب نے عین گنبد خضریٰ شریف کے سامنے یہ خواب سنا کر ہم سب کو آبدیدہ کر دیا

باقی احوال آئندہ شمارہ میں

علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور یزید پلید کا سیاہ دور

محرم الحرام کا مہینہ شروع ہوتے ہی اہل اسلام امام عالی مقام سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقائے کربلا کے تذکرے کرکے اپنے ایمان کو تازہ اور روح کو تسکین پہنچانے کا سامان کرتے ہیں۔ دوسری جانب یزید پلید کے پرستار اسے خلیفہ برحق اور امیر المومنین ثابت کرنے مذموم کوشش کرتے ہیں اس کے بدترین دور کو سہانا دور کہہ کر اہل ایمان کے قلوب پر نمک پاشی کرتے ہیں حقیقت کا آئینہ سامنے رکھ کر اگر فیصلہ کیا جائے تو ہر ذی شعور اس نتیجہ پر پہنچ جائے کہ یزید لعین اسلام کی سفید چادر پر ایک سیاہ دھبہ ہے اس کی ظلم کی داستانیں سن کر آج بھی انسانیت کانپتی ہے۔ یزید لعین کے سیاہ دور کی نبی کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرصہ پہلے خبر ارشاد فرمائی تھی زیر نظر مضمون میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب ''امام حُفاظ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ'' پر مکہ مکرمہ میں نظر ثانی کر رہا تھا ملا فقیر نے ماہنامہ ''فیض عالم'' بہاولپور کے قارئین کرام کے مطالعہ کے لئے شامل اشاعت کردیا۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی

مکہ مکرمہ ۱۵/ ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ پیر شریف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت قریش کے بچوں کے ہاتھ پر ہلاک ہوگی (اس سے مراد یزید وغیرہ ہیں) اور اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں چاہوں تو ان کا نام بنام بیان کردوں مگر میں نہیں چاہتا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بھی دعا کیا کرتے تھے

اعوذ باللہ من راس الستین وا مارۃ الصیان

(مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثانی، جلد ۱، صفحہ ۸۱۳)

لوگو ۶۰ سال کی ابتداء اور چھوکروں کے امیر ہونے سے خدا کی پناہ مانگو۔

(جو کہ یزید کی تخت نشینی کا سن ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس جہانِ دنیا سے ۶۰ھ سے پہلے فوت ہوگئے۔

فائدہ:۔اس بیان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے عقیدۂ علمِ غیب پر پختگی کے علاوہ آپ کی کرامت کا ظہور بھی ہے کہ جیسے چاہا ویسے ہوا۔

انتباہ:۔اس بیان میں یزیدی دور کی مذمت بھی ہے جو لوگ یزید کو متقی اور صالح انسان اور خلیفۂ برحق ثابت کرنے کی دُھن میں ہیں وہ اپنی غلط اعتقادی سے توبہ کریں ان کے غلط دلائل کا رد اہلسنّت کے علماءِ حق لکھ چکے ہیں فقیر کا رسالہ اس موضوع میں خوب ہے۔''امام حسین رضی اللہ عنہ اور یزید'' بارہا چھپا ہے۔(**الحمدللہ علیٰ ذلک**)

روایات:۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَىْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بَنِي فُلاَنٍ، وَبَنِي فُلاَنٍ، لَفَعَلْت فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مُلِّكُوا بِالشَّأْمِ، فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا عَسَى هَؤُلاَءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ؟ قُلْنَا أَنْتَ أَعْلَمُ

(صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی ھلاک امتی علی یدی اغلمة سفهاء، جلد ۹ صفحه ۴۷ حدیث ۷۰۵۸)

میری اُمت کی ہلاکت قریش کے لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی ۔مروان نے کہا ''ان پر خدا کی لعنت ہو بہت بُرے لونڈے ہیں'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم چاہو کہ میں بتادوں کہ وہ بنی فلاں بنی فلاں ہیں تو میں بتا سکتا ہوں عمرو بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں شام اپنے دادا کے ساتھ جاتا تھا میں نے نوخیز چھوکرے دیکھے یہ انہیں میں ہونگے شاگردوں نے عرض کیا آپ خوب جانتے ہیں۔

ازالہ وھم ۔یاد رہے کہ یہ ابو مخنف کی روایت نہیں حضور ﷺ کا فرمان ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب کا نام لے کر بتا سکتا ہوں اور اُنہوں نے اشاروں سے بتا بھی دیا وہ کون ہیں۔

اس کا اجمالی بیان یہ ہے کہ ان نوخیز چھوکروں کا سرغنہ یزید پلید تو یقیناً ہے ہی باقیوں کے متعلق اختلاف ہے بعض شارحین نے مروان کے لڑکے عبدالملک کو بھی ان میں شامل کیا ہے چنانچہ شارحِ بخاری حضرت علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

فعله احداثا شبانا و اولهم یزید علیه مایسحق وکان غالبا نیزع الشیوخ من امارة البلدان الکبار ویولیها الا صاغو من اقاربه. (حاشیه بخاری،صفحه ۱۰۴۲)

احداث نوخیز ہوں گے ان کا پہلا یزید علیہ ما یستحق ہے اور عموماً عمر رسیدہ بزرگوں کو شہروں سے اتارتا تھا اپنے کم عمر رشتہ داروں کو والی بناتا تھا۔

حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ میں فرماتے ہیں۔

أن المراد ما وقع بين عثمان رضي الله عنه وقتلته وبين علي والحسين رضي الله تعالى عنهما ومن قاتلهم وقال المظهر لعله أراد بهم الذين كانوا بعد الخلفاء الراشدين مثل يزيد وعبد الملك بن مروان وغيرهما (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الفتن، جلد ۱۵، صفحه ۱۵۳)

غلمہ سے مراد وہ نوجوان ہیں جو کمالِ عقل کے مرتبہ تک نہیں پہنچے ہیں اور وہ نوعمر جو وقار والوں کی پرواہ نہیں کرتے ظاہر ہے کہ وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے لڑے، مظہر نے فرمایا کہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو خلفائے راشدین کے بعد تھے جیسے یزید اور عبدالملک بن مروان وغیرہ۔

فائد۔شارحین اسی پر متفق ہیں کہ غلمۂ قریش میں یزید ضرور داخل ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اعوذبالله من راس الستين وامارة الصبيان

(مشكاة المصابيح، كتاب العلم، الفصل الثاني، جلد ۱، صفحه ۳۱۸)

لوگوں ۶۰ سال کی ابتداء اور چھوکروں کے امیر ہونے سے خدا کی پناہ مانگو۔

فائدہ ۔امارۃ الصبیان کی شرح میں ہے حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

امارۃ الصبیان سے جاہل چھوکروں کی حکومت مراد ہے جیسے یزید بن معاویہ اور حکم بن مروان کی اولاد اور ان کے مثل ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں انہیں اپنے منبر پر کھیل کود کرتے ملاحظہ فرمایا ہے۔

فائدہ :۔منبر پر کھیلنے والی حدیث کو علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ الخلفاء میں بھی روایت فرمائی ہے۔

الصواعق محرقہ میں علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں۔

كان مع أبي هريرة رضي الله عنه علم من النبي بما مر عنه في يزيد فإنه كان يدعو اللهم إني أعوذ بك من رأس الستين وإمارة الصبيان فاستجاب الله له وتوفاه سنة تسع وخمسين وكان وفاة معاوية وولاية ابنه سنة ستين۔(الصواعق المحرقة، جلد ۲ صفحه ۶۳۳، مؤسسة الرسالة بيروت)

یزید کے بارے میں مذکورہ بالا باتیں جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں اس کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتانے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو تھا وہ دعا فرمایا کرتے اے اللہ ۶۰ ھ کی ابتداء اور چھوکروں کی بادشاہت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔اللہ نے ان کی دعا

قبول فرمالی یہ ۵۹ھ میں فوت ہوگئے، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال اور یزید کی حکومت ۶۰ھ میں ہوئی۔

فائدہ:۔ ''هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ'' کے ذیل میں گزرا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر کہو تو میں بنی فلاں بنی فلاں کا نام بتا سکتا ہوں ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کھلے بند تو نام نہیں لیا مگر ۶۰ھ کی ابتداء اور چھوکروں کی امارت قائم ہوگی اس سے پناہ مانگ کر نہایت مبہم اشارہ فرمادیا اور اس ۶۰ھ میں جو امارت قائم ہوگی اس سے پناہ مانگتا ہوں اور وہ یزید کی حکومت تھی لہٰذا ثابت ہوگیا کہ اُمت کو برباد کرنے والے چھوکروں کا سرگردہ یزید ہے۔

ان احادیث کو نقل فرما کر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''اشارت بزمان یزید بے دولت کرد کہ ہم درسال ستین برسیرر شقاوت نشست واقعۂ حرہ ہم درزمان شقاوت نشان اووقوع پذیرفت''

(جذب القلوب الیٰ دیارِ المحبوب، صفحہ ۳۲، مطبع منشی نولکشور لکھنؤ)

یہ اشارہ یزید کے زمانے کی طرف ہے۔یزید ۶۰ ہجری میں تخت نشین ہوا اور حرہ کا واقعہ بھی اسی کے زمانے میں وقوع پذیر ہوا۔

حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخِ الخلفاء میں اور امام ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ صواعقِ محرقہ میں شیخ محمد صبغان اسعاف الراغبین میں مسندِ ابویعلی سے راوی ہیں۔

لَا يَزَالُ أَمْرُ أُمَّتِي قَائِمًا بِالْقِسْطِ حَتَّى يَكُونَ أَوَّلَ مَنْ يَثْلُمُهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ ، يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ۔

(مسند ابی یعلی ، جلد۲ صفحہ ۱۷۶، حدیث ۸۷۱ مطبوعہ دمشق)

میری اُمت کا معاملہ برابر درست رہے گا یہاں تک کہ پہلا شخص جو اس میں رخنہ اندازی کرے گا اُمیہ کا ایک فرد یزید ہوگا۔

علامہ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ تطہیر الجنان میں اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں۔

رجاله رجال الصحيح الا ان فيه انقطاعاً

اس کے تمام راوی صحیح ہیں اس میں انقطاع ہے۔

حدیث شریف میں ہے

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول أول من یبدل سنتی رجل من بنی أمیۃ یقال لہ یزید فقال لہ یزید

(تاریخ الاسلام للامام ذهبی، جلد۳، صفحه ۱۸۰)

(تاریخ مدینة دمشق، فصل ذکر من اسمه یزید، جلد ۶۵، صفحه ۲۵۰)

میں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے سُنا ہے کہ پہلا شخص جو میری سنت بدلے گا بنی اُمیہ کا ایک شخص ہوگا جس کا نام یزید ہے۔

فائدہ :۔ان احادیث میں اگرچہ بعض ضعیف ہیں مگر اس کو دوسری روایات اور تلقی علماء سے تقویت ہے لہٰذا قابلِ حجت ہیں۔

یزید پرستوں پر اُویسی غفرلہ کی تحقیق کے کوڑے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علمِ غیب کے عقیدے کی توثیق کے بعد اب یہ تحقیق ضروری ہے کہ یزید پلید کو کیا کہا جائے امام یا خبیث۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

صواعقِ محرقہ میں حضرت نوفل بن فرات سے مروی ہے وہ کہتے ہیں

كنت عند عمر بن عبد العزيز فذكر رجل يزيد فقال قال أمير المؤمنين يزيد بن معاوية فقال تقول أمير المؤمنين فأمر به فضرب عشرين سوطا

(الصواعق المحرقة، جلد ٢ صفحه ٦٣٣ ، ٦٣٤ ،مؤسسة الرسالة بيروت)

میں عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں تھا ایک شخص نے یزید کا ذکر کرتے ہوئے اسے امیر المؤمنین کہہ دیا حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اسے ڈانٹا اور کہا امیر المؤمنین کہتا ہے حکم دیا اُسے بیس کوڑے مارے گئے۔

حضرت عبد اللہ بن حنظلہ غسیل ملائکہ رضی اللہ عنہ۔

یزید کے معاصرین میں حضرت عبد اللہ بن حنظلہ غسیل ملائکہ رضی اللہ عنہ ہیں وہ فرماتے ہیں۔

واللّٰه ما خرجنا على يزيد حتى خفنا أن نرمى بالحجارة من السماء أن كان رجلا ينكح أمهات الأولاد والبنات والأخوات ويشرب الخمر ويدع الصلاة .

(الصواعق المحرقة، جلد ٢ صفحه ٦٣٤ ،مؤسسة الرسالة بيروت)

ہم نے یزید کی بیعت اُس وقت تک نہیں توڑی جب تک ہمیں یہ خوف نہ ہوا کہیں ہم پر آسمان سے پتھر نہ برسائے جائیں وہ ایک ایسا آدمی تھا جو اُم ولد اور لڑکیوں اور بہنوں سے نکاح کرتا تھا وہ شراب پیتا تھا نمازیں ترک کرتا تھا۔

دوسرا گواہ :۔حضرت شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ ۶۲ھ میں یزید

نے حضرت عثمان بن محمد بن ابوسفیان کو مدینہ منورہ بھیجا کہ وہاں کے لوگوں سے بیعت لے۔ حضرت عثمان نے اہلِ مدینہ کی ایک جماعت کو یزید کے پاس بھیجا۔ جب یہ جماعت لوٹی تو یزید کی بُرائیاں کھلے بند کرنے لگی اس کی بے دینی شراب خوری ،مناہی وملاہی کا ارتکاب، کتے بازی اور دیگر بُرائیوں کو واشگاف بیان کرنے لگی۔ان سے یہ حالات سُن کر باقی اہلِ مدینہ بھی یزید کی بیعت واطاعت سے بیزار ہوگئے اس جماعت میں ابنِ منذر بھی تھے۔وہ کہتے ہیں بخدا یزید مجھے ایک لاکھ درہم دیتا تھا لیکن میں نے سچائی چھوڑ کر ان کے سامنے سر نہ جھکایا۔ وہ شراب خُور اور تارکِ الصلوٰۃ تھا۔

تیسرا گواہ:۔یہی شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ سے وہ اور ابوالحسن مذاہبی سے نقل فرماتے ہیں یزید کے فسق وفساد کے دلائل ظاہر ہونے کے بعد اہلِ مدینہ منبر پر آئے اور اس کی بیعت توڑ دی۔عبداللہ بن عمرو بن حفص مخزومی نے اپنا عمامہ سر سے اُتارا اور کہا اگر چہ یزید مجھے انعام واکرام دیتا ہے مگر وہ دشمنِ خدا ہے میں نے اس کی بیعت توڑ دی ہے جیسے کہ اپنی دستار سر سے اُتار لی۔ پھر دوسرے اُٹھے اور اُنہوں نے اپنی جوتی پاؤں سے نکالی اور پھینک کر کہا میں نے اس طرح یزید کی بیعت توڑ دی اتنے زور وشور کے ساتھ بیعت توڑنے کا مظاہرہ ہوا کہ مجلس دستاروں اور جوتوں سے بھر گئی۔

یزید کے کالے کارنامے:۔ ہمارے دور میں بعض یزید پرست یزید کو عابد، زاہد، متقی، پرہیزگار ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔اس کے کالے کارنامے پڑھنے کے بعد قارئین خود اندازہ لگائیں کہ یزید خبیث پلید تھا یا کیا تھا؟؟؟

اہلِ مدینہ اور یزید:۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب میں فرماتے ہیں

حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سب سے شنیع اور قبیح جو واقعہ یزید بن معاویہ کے زمانہ میں رونما ہوا واقعہ حرہ ہے اس کو واقعہ کو حرہ اور حرہ زہرہ بھی کہتے ہیں۔جس زمانہ میں کہ مدینہ طیبہ آبادی ورونق میں مرتبہ کمال تک پہنچا ہوا تھا بقیہ صحابہ اور انصار ومہاجرین وعلماء کبار تابعین سے مالا مال تھا۔ یزید نے مسلم بن عقبہ کو شامیوں کے لشکرِ عظیم کے ساتھ اہلِ مدینہ سے لڑنے کے لئے بھیجا یزید نے حکم دیا کہ اگر وہ لوگ میری اطاعت کرلیں فبہا ورنہ جنگ کر و فتح کے بعد تین دن مدینہ تمہارے لئے مباح ہے مسلم بن عقبہ آیا مقامِ حرہ پر پڑاؤ ڈالا۔اہلِ مدینہ تاب مقابلہ نہ دیکھ کر خندق کھود کر محصور ہوگئے۔(اس مضمون کا بقیہ حصہ آئندہ اشاعت میں)